Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ٫
سہ ماہی ۷ ٫
ماہوار ۲½ ٫

یوم سہ شنبہ
۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۲ فتح ۱۳۳۰ ہش | ۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۹۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے لیکن ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سرحد اسمبلی کا اجلاس

لاہور ۲۱ دسمبر۔ صوبہ سرحد کی نئی اسمبلی کا پہلا اجلاس ۲ جنوری ۱۹۵۲ء سے شروع ہوگا اور ایک ہفتہ تک جاری رہیگا۔ اس اجلاس میں ایک غیر سرکاری قرارداد پیش کی جائیگی جو اس مطالبہ پر مشتمل ہوگی کہ مجلس دستور ساز کیلئے سرحد کے نئے نمائندے منتخب کئے جائیں۔

عالمی بنک سے دو کروڑ پینتیس لاکھ ڈالر کا قرضہ حاصل کرنیکے انتظامات مکمل ہوگئے

کراچی ۲۱ دسمبر۔ عالمی بنک کا جو وفد ان دنوں پاکستان آیا ہوا ہے اس کے لیڈر نے آج یہاں ایک بیان میں بتایا کہ عالمی بنک نے پاکستان میں اقتصادی ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے چھ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر بطور قرض دینے کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے کہا اس رقم میں دو کروڑ پینتیس لاکھ ڈالر کی فوری ادائیگی کے لئے دو تین ہفتہ کے اندر اندر پاکستان کیساتھ کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ یہ رقم ریلوں کی بحالی اور تھل کے علاقے میں زرعی آلات کا ذخیرہ تیار کرنے پر صرف کی جائے گی۔ بنک سے حاصل ہونے والی رقوم جن سکیموں پر خرچ کی جائیں گی ان میں تار ٹیلیفون کے سلسلہ مواصلات کو ترقی دینے کے منصوبے۔ بجلی کی سکیمیں اور مشرقی پاکستان میں کاغذ کا ایک بڑا کارخانہ قائم کرنے کے انتظامات بھی شامل ہیں۔ پاکستان میں اقتصادی ترقی کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں اور بعض سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے انتظامات ہو رہے ہیں عالمی بنک کے وفد نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔ وفد کے لیڈر نے آج امور اقتصادیات کے وزیر مسٹر فضل الرحمن سے پھر ملاقات کی۔ وہ اب لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ وفد کے باقی ممبران ابھی کراچی میں ہی رہیں گے۔

پنجاب اسمبلی کے امروزہ اجلاس میں "اوقاف بل" پیش کر دیا گیا

لاہور ۲۱ دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں "اوقاف بل" زیر غور و خوض شروع ہوا۔ یہ بل لوکل سیلف گورنمنٹ کے وزیر سردار عبد الحمید دستی نے پیش کیا۔ اس کے تحت عام اوقاف کی آمدنی کی اور مصارف کی سرکاری طور پر نگرانی کی جائے گی تاکہ اس آمدنی کو زیادہ مفید کاموں میں خرچ کیا جا سکے اور ضیاع کا امکان باقی نہ رہے۔ تمام اوقاف کی نگرانی ایک بورڈ کے سپرد ہوگی جو بارہ ممبران پر مشتمل ہوگا۔ ان ممبران کا انتخاب اسمبلی کے مسلم ارکان میں سے کیا جائے گا۔ اوقاف کے متعلق مقدمات کی سماعت کیلئے ایک علیحدہ عدالت بھی قائم کی جائے گی۔ جس کا نام "عدالت اوقاف" ہوگا۔

آج سوالات کے وقت وزیر تعلیم سردار عبد الحمید دستی نے بتایا تقسیم کے بعد سے اب تک پنجاب میں سات کالج اور سات ہائی سکول نئے کھولے جا چکے ہیں ان میں سے چار کالج اور دو ہائی سکول لڑکیوں کے واسطے ہیں۔ وزیر زراعت صوفی عبد الحمید نے بتایا کہ حکومت منٹگمری۔ فورٹ عباس اور بہاولنگر میں مویشیوں کے تین چار فارم کھول چکی ہے۔ اسی طرح کے فارم تھل کے علاقے میں بھی کھولے جائیں گے۔ شیخ فضل الٰہی پراچہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مجسٹریٹوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے تاکہ مقدمات کو جنکی تعداد تیرہ ہزار سے بھی زیادہ ہے جلد ختم کیا جا سکے۔

آج پنجاب کے دفاتر بند رہیں گے

لاہور ۲۱ دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی وجہ سے ہفتہ ۲۲ دسمبر کو حکومت پنجاب کے تمام دفاتر بند رہیں گے۔

ہندوستان کو امداد دینے میں احتیاط سے کام لیا جائے

واشنگٹن ۲۱ دسمبر۔ ممتاز امریکی اخباروں نے حکومت امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستان کو مزید اقتصادی امداد دینے کے بارے میں احتیاط سے کام لے۔ انہوں نے لکھا ہے وہاں قحط کے آثار پہلے سے زیادہ نمایاں ہیں۔ آج سے ۶ ماہ قبل امریکہ نے ۱۹ کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا تھا لیکن باوجود اس کے خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہونے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

تمام قوموں کے حق خود اختیاری کی حمایت

کراچی ۲۱ دسمبر۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد نے آج پاکستان کے بین الاقوامی امور کے ادارے کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا پاکستان بین الاقوامی امن کا خواہاں ہے اور اس کیلئے ہر ممکن امداد دینے کیلئے تیار ہے۔ وہ ہر دو تمام قوموں کیلئے آزادی و خود مختاری کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اس کی حمایت کو اپنا فرض جانتا ہے آپ نے مزید کہا پاکستان ایک اسلامی ملک ہونے کی وجہ سے تنگ نظر قومیت کے راستے پر کبھی گامزن نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ باقی دنیا سے علیحدہ رہ سکتا ہے۔

فرانس کی سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے طیونس کے مطالبہ آزادی کی حمایت

پیرس ۲۱ دسمبر۔ فرانس کی سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے طیونس کی آزادی کے بارے میں فرانسیسی حکومت کے موجودہ رویہ کی مذمت کی ہے۔ مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ طیونس کی آزادی کیلئے تاریخ مقرر کرنے کے سلسلے میں وہاں کے قومی لیڈروں سے پھر بات چیت کرے۔ نیز قرارداد میں مشترکہ اقتدار کی تجویز کو طیونس سے ساتھ کئے گئے ہوئے معاہدوں کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا ہے کہ طیونس کو آزاد کرنے کے بعد اس کے ساتھ مساویانہ بنیاد پر دوستانہ معاہدہ ہونا چاہئیے۔

عارضی صلح سے متعلق تین امور پر سمجھوتہ

ٹوکیو ۲۱ دسمبر۔ کوریا میں عارضی صلح کے اختلافی امور پر غور کرنے کے لئے اسٹاف افسروں کی جو ذیلی کمیٹی مقرر کی گئی تھی آج اس میں عارضی صلح سے متعلق تین امور پر سمجھوتہ ہو گیا۔ اول یہ کہ عارضی صلح کے سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر طرفین تمام جنگی سرگرمیاں ترک کر دیں۔ دوم ۷۲ گھنٹے کے اندر اندر غیر فوجی علاقے سے فوجیں واپس بلا لی جائیں۔ سوم پانچ دن میں ایک دوسرے کے علاقے سے جن میں علاقائی سمندر اور ملحقہ جزیرے بھی شامل ہیں اپنی فوجیں ہٹا لیں۔ باقی امور پر ابھی بحث جاری ہے۔ اتحادی کمانڈر جنرل رجوے نے شمالی کوریا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قیدیوں کے کیمپوں کا معائنہ کیلئے بین الاقوامی ریڈ کراس کے نمائندوں کو اپنے علاقے میں آنے کی اجازت دے۔

ٹاٹ تیار کرنے کا پہلا کارخانہ

ڈھاکہ ۲۱ دسمبر۔ چاٹگام کے نواحی علاقے میں نجی سرمایہ سے پٹ سن کا ایک کارخانہ قائم ہوا ہے جس میں ٹاٹ تیار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں ٹاٹ تیار کرنے کا یہ پہلا کارخانہ ہے۔ سردست اس میں صرف پانچ سو گز روزانہ ٹاٹ تیار ہوتا ہے لیکن امید ہے بتدریج یہ مقدار ۴۵ ہزار گز یومیہ تک پہنچ جائے گی۔

کمیونسٹوں نے چار پل اڑا دیئے

رنگون ۲۱ دسمبر۔ آج برما میں کمیونسٹوں نے مانڈلے اور رنگون کے درمیان ریلوے کے چار پل اڑا دیئے اس کی وجہ سے ریلوں کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

جلسہ سالانہ کیلئے رضاکاروں کی ضرورت

مہمان نوازی حفاظتِ خاص اور پہرہ کے انتظام کیلئے اپنے نام پیش کریں

(از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب جماعت نے آج مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۱ء کے الفضل میں حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ملاحظہ کیا ہوگا۔ جس میں حضور نے باہر کی جماعتوں سے مہمان نوازی کے کام کے علاوہ صرف حفاظت کے کام کیلئے اڑھائی سو رضاکار طلب کئے ہیں۔ یہ تعداد بڑی آسانی سے مہیا ہو جائے گی۔ مگر ان رضاکاروں کا جلد سے جلد ربوہ پہنچنا ضروری ہے۔ نیز جہانتک ممکن ہو بذریعہ تار اس کی اطلاع دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ربوہ بھیجی جانی چاہیئے۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ رضاکار ہر لحاظ سے اپنے کام کے اہل ہوں اور وہ شرائط پوری کرتے ہوں جن کا ذکر حضور نے فرمایا ہے جس کیلئے حضور کا ارشاد حضور کے اپنے الفاظ میں پیش ہے۔ اگر ایسے دوست بطور رضاکار اپنی خدمات پیش کر سکیں جو پہلے بھی اس قسم کے کام کرتے رہے ہیں تو کام زیادہ سہولت سے ہو سکے گا۔

...." اس کے ساتھ ہی ہمیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمان نوازی کے فرائض سر انجام دینے والے کارکنان کی بھی ضرورت ہے۔ ان کا کام یہ ہوگا کہ وہ آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلائیں اور ان کی مہمان نوازی کریں"....

....." پس دوستوں کو میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں اور باہر کی جماعتوں سے بھی یہ خواہش کرتا ہوں کہ وہ بھی اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں"......

....." اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حفاظت اور نگرانی کا کام بھی بڑا اہم ہوتا ہے اور آجکل کے حالات کے لحاظ سے تو وہ اور بھی اہم ہو گیا ہے۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعتیں موزون خدام کا انتخاب کر کے ان کے نام خدام الاحمدیہ کے دفتر مرکزیہ میں پیش کریں۔ تاکہ یہاں انہیں ان کو حفاظت اور نگرانی کے کام پر لگایا جا سکے۔ مگر یہ شرط ہوگی کہ کوئی احمدی خادم ایسا نہ ہو جو پانچ سال پہلے کا احمدی نہ ہو یا کسی احمدی کی نسل میں سے نہ ہو اور پھر اس کی سفارش جماعت کا پریذیڈنٹ کرے اور لکھے کہ یہ شخص اعتماد کے قابل ہے۔ اسے حفاظت کے کام پر لگایا جائے اس غرض کیلئے کم سے کم پانچ سو والنٹیر ربوہ کا اور بیرونی جماعتوں کا ہونا چاہیئے"......

......" اڑھائی سو خدام کراچی۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری گوجرانوالہ۔ گجرات اور دوسری جماعتیں پیش کریں"......

" میں اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے نام بطور والنٹیرز دفتر خدام میں بھجوا دیں۔ اور یہاں کے خدام کو چاہیئے کہ وہ خود اپنے آپ کو حفاظت اور پہرہ کے لئے پیش کریں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان خدام کو ڈبل کام کرنا پڑے گا"......

پس ایسے ہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو ہمت والے ہوں محنتی اور مستعد ہوں اور جو ان دنوں جلسہ گاہ اور سڑکوں پر پہرہ بھی دیں اور مہمان نوازی کے فرائض بھی سر انجام دیں۔ تین چار دن انہیں کام کرنا پڑے گا اور یہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں۔ اتنے دن اگر انسان کو چوبیس گھنٹے بھی جاگنا پڑے تو وہ جاگ سکتا ہے۔ بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ کام کو پورے طور پر چلانے کے لئے پانچ سو والنٹیرز ضروری ہیں"......

...." اگر کوئی چھوٹی جماعت پانچ خدام پیش کر سکتی ہے تو وہ پانچ آدمی پیش کر دے۔ اگر کوئی دس خدام پیش کر سکتی ہے تو وہ دس پیش کر دے۔ ان کا کام حفاظت اور نگرانی اور پہرہ کی ڈیوٹی ادا کرنا اور مہمانوں کی خدمت کرنا ہوگا"......

باہر کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر اپنے خدام کی تعداد سے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے **مگر آدمی وہی ہوں جو کم سے پانچ سالہ احمدی ہوں۔ یا نسلی احمدی ہوں اور جن کے متعلق پریذیڈنٹ سیکرٹری اور زعیم تینوں اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ ہر قسم کی قربانی اور محنت سے کام لیں گے۔ اور کسی قسم کی غفلت سستی یا غداری کا ارتکاب نہیں کریں گے۔"**

قافلہ قادیان کی تعداد میں کمی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے (ربوہ)

(۱) چونکہ آخری وقت پر آکر حکومت ہندوستان نے قافلہ قادیان کی تعداد میں پچاس کی کمی کر دی ہے اور ایک سو افراد کی منظوری نہیں دی۔ اس لئے احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب قافلہ میں صرف پچاس افراد جا سکیں گے۔ اس کے نتیجہ میں فہرست کی نظر ثانی کی جا رہی ہے اور جن اصحاب کے نام کاٹے جائیں گے۔ انہیں علیحدہ خط کے ذریعہ اطلاع بھجوا دی جائے گی۔ ایسے اصحاب لاہور پہنچنے کی تکلیف نہ فرمائیں اور ہمیں معاف فرمائیں کیونکہ یہ تبدیلی ایک خاص مجبوری کے ماتحت کی جا رہی ہے۔

(۲) نیز قافلہ میں جانے والے اصحاب یہ بات بھی نوٹ کریں کہ اب قافلہ لاہور ۲۵ دسمبر کی صبح کو روانہ ہونے کی بجائے انشاء اللہ ۲۴ دسمبر بروز پیر سہ پہر کے وقت روانہ ہوگا۔ اس لئے جانے والے دوستوں کو ۲۴ دسمبر کی صبح تک ضرور لاہور پہنچ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کا حافظ و ناصر ہو اور خیریت سے لے جائے اور خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس لائے آمین

قافلے میں عورتوں کو اجازت نہیں ملی

بڑے افسوس سے اعلان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے آخری وقت پر اطلاع دی ہے کہ قافلہ قادیان میں عورتوں کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لہٰذا جن مستورات کے نام دعوت نامہ جا چکا ہے وہ اسے منسوخ سمجھیں اور لاہور تشریف نہ لائیں مجھے افسوس ہے کہ مجبوری کی وجہ سے یہ فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ امید ہے ہماری بہنیں معاف فرمائیں گی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰ $\frac{12}{51}$

میاں مہردین صاحب توجہ فرمائیں

میاں مہردین صاحب چک ۲۷۵ رکھ برانچ ضلع لائلپور نے الامیر احمد صاحب درویش قادیان نے قافلہ قادیان کیلئے دفتر ہذا میں درخواست کی تھی۔ ان کا نام انتخاب میں آگیا ہے۔ مگر ان کے نام کی رجسٹرڈ چٹھی عدم پتہ ہو کر واپس موصول ہوئی ہے حالانکہ ان کے بتائے ہوئے پتہ پر بھجوائی تھی۔ لہٰذا اگر وہ یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کو بتا دیں کہ ۲۴ دسمبر بروز پیر کی صبح کو لاہور ضرور پہنچ جائیں۔ قافلہ ۲۴ دسمبر کو تین بجے لاہور سے روانہ ہوگا۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰ $\frac{12}{51}$

احباب اپنے غریب بھائیوں کیلئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں اور بعض یتیم بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استطاعت اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ غریب بھائیوں یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔

ڈپٹی پرائیویٹ سیکرٹری

شیخ محمد اکرام صاحب تاجر وفات پا گئے

شیخ محمد اکرام صاحب جو قادیان میں مشہور تاجر تھے اور اب ربوہ میں تجارت کرتے تھے مورخہ ۱۶ $\frac{12}{51}$ کو شام کے وقت فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کئی ماہ سے بیمار تھے نقاہت اور کمزوری بڑھ گئی تھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ $\frac{12}{51}$ کو آپ کی نماز جنازہ پڑھائی حضور کافی وقت تک ان کی بیماری کے حالات دریافت فرماتے رہے شیخ صاحب موصی تھے احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

شیخ قدرت اللہ عظمت اللہ ربوہ

قائد مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخاب ختم ہو چکے ہوں گے۔ قائدین اس امر کی تسلی کر لیں کہ انتخاب کی رپورٹ میں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب مقامی جماعت کی طرف سے ان کی رپورٹ کے ساتھ مرکز میں بھجوا دی گئی ہیں یا نہیں اگر نہ بھجوائی گئی ہوں تو جلد تر بھجوا دیں۔

جن مجالس نے ابھی تک انتخاب نہیں کرائے وہ جلد تر اس کام کو مکمل کریں۔ گذشتہ سال بہت سی مجالس کی طرف سے انتخاب کی رپورٹ نہیں آئی تھی۔ امید ہے اس مرتبہ قائدین زیادہ توجہ سے کام لیں گے رپورٹ انتخاب جلد بھجوانے کی کوشش کریں

نائب معتمد خدام الاحمدیہ ربوہ

روزنامہ ــــ الفضل ــــ لاہور

مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۵۱ء

ایک دلآزار کتاب

(۲)

ہم مراسلہ نگار صاحب کی توجہ خود مودودی صاحب کی ہی تصنیفات "جہاد فی سبیل اللہ" اور الجہاد فی الاسلام" کی طرف منعطف کراتے ہیں ان کا مطالعہ کرکے دیکھیں کہ آیا ان میں مکمل طور پر ایسا مواد موجود ہے کہ نہیں جو اس قسم کے لٹریچر کی محکم بنیاد بن سکتا ہے۔ اختصاراً کے لئے ہم یہاں صرف ایک حوالہ درج کرتے ہیں فہو ھذا

"یہی تھی پالیسی جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگین کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کردیا۔ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہونچا دیا۔" (جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۲۸-۲۹)

اب مراسلہ نگار صاحب ہی انصاف فرمائیں کہ جب خود ہمارے علماء ہی صدر اول کی تاریخ کو اس طرح مسخ کرکے پیش کرتے ہوں۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر وہی بہتان باندھ رہے ہوں جو "پیغمبر شمشیر محمدؐ" کے مصنف نے باندھا ہے "پیغمبر شمشیر محمدؐ" کے [illegible] کس منہ سے کر سکتے ہیں نہ تو مودودی صاحب کی یہ تصنیفات الٹا آپ کے منہ پر مارے گا۔ اور کہے گا پہلے گھر کی خبر لو۔ کیا انصاف یہی ہے کہ اگر مودودی صاحب ایک بات کہیں تو مصلح قوم کہلائیں۔ اور کوئی دشمن وہی بات کہے تو گردن زدنی ٹھہرے۔ کچھ تو انصاف کیجئے۔

مراسلہ نگار صاحب تو ایسی ایک ہی کتاب دیکھ کر بلبلا اٹھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغین کو تو ایسی بے شمار کتابوں سے قدم قدم پر دو چار ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ ہر جگہ دشمنان اسلام کو شکست دے رہے ہیں۔ یہ اس شخص کی برکت کی طفیل ہی جس کے متعلق آپ کے علماء نے آپ کو صرف یہ بتایا ہوا ہے کہ اس نے "جہاد" منسوخ کردیا ہے اور آپ بغیر تحریک احمدیت کا مطالعہ کئے آمنا وصدقنا کہہ رہے ہیں۔

"کو تحریر کے مراسلہ نگار صاحب کو گلہ ہے۔ کہ اس دلآزار کتاب کے امریکی مصنف کو

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی تلوار ہی تلوار نظر آتی ہے"۔

ہم مراسلہ نگار کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جو شخص بھی جناب مودودی صاحب کی مندرجہ بالا تصنیفات مولانا عبید اللہ سندھی کی سورہ مدثر وغیرہ کی تفسیرات اور سر اقبال کا کلام پڑھے گا۔ خواہ وہ امریکی ہو۔ یا روسی۔ وہ بتائیں کہ اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ اسلام نعوذ باللہ صرف شمشیر زنوں کا دین ہے۔ اور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ صرف شمشیر کے پیغمبر ہیں۔ جب ہمارے علماء خود اسلام کو دنیا میں اس طرح پیش کر رہے ہوں۔ کہ "انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ شمشیر کے زور سے دنیا کی باطل حکومتوں کو مٹا کر ان کی جگہ اسلامی نظام قائم کریں"۔ تو معاف رکھنا۔ اگر ایک امریکی مصنف نے جس کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمینی بطور صلح و محبت امن و سلامتی اور عدل و انصاف کے پیغمبر کے پیش ہی نہیں کی گئی۔ تو وہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نعوذ باللہ "پیغمبر شمشیر" کے عنوان سے کرتا ہے۔ تو خدا لگتی کہیئے۔ آپ اس کو قصوروار کس طرح ٹھیرا سکتے ہیں۔ حالانکہ وہ مسلمہ طور پر اسلام اور پیغمبر اسلام کا دشمن ہے۔ پھر مراسلہ نگار صاحب اور ان کے ساتھ دوسرے حامیانِ دین متین اور احیا و تجدید اور اقامت دین کے داعین اس نفسیاتی حقیقت پر بھی تو غور فرمائیں کہ کتاب کا مصنف وہ شخص ہے۔ جس کو بچپن سے یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ یسوع مسیح خدا کا برہ ہے۔ جس نے دنیا کو گناہ سے بچانے کے لئے صلیب جیسی اذیت ناک موت قبول کی۔ جس نے یہودیوں کے طمانچے کھائے۔ ان کے استہزاء و تمسخر کی ذلتیں برداشت کیں۔ مگر اف تک نہ کی۔ جب اس قسم کا سراپا رحم و عفو کا مجسمہ اس کی گھٹی میں سمو دیا گیا ہو۔ اور اسکی اٹھان اسی مجسمہ کے تصورات کے ماحول میں ہوئی ہو۔ اگر ایسے شخص کے سامنے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مودودی صاحب کا وہ تصور پیش کریں جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ تو فرمائیے وہ کس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے؟

مراسلہ نگار صاحب فرماتے ہیں کہ

"فاضل مصنف یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ حضور قطعاً "امی" تھے .... وہ امی ہوتے ہوئے ایسی حکمت کی باتیں پیش کرتا ہے جس سے زمانہ بھر کے پڑھے لکھے انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔

بیشک یہ درست ہے۔ بقول مولوی ظفر علی خاں صاحب کہ

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا آپ نے کبھی اس امی اور اس کملی والے کو اس رنگ میں ان مغربی لوگوں کے سامنے پیش بھی کیا ہے؟ بے شک

"حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کے سامنے ایک عظیم الشان اور عالمگیر مذہب اخلاق جس کے نمونے اس گئے گذرے اخلاقی انحطاط کے دور میں بھی ـــــ اگرچہ اجتماعی طور پر نہ سہی۔ لیکن انفرادی طور پر ہر جگہ دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور تاریخ عالم حضور سے لیکر آج تک اسکی مسلسل شہادتیں پیش کرتی آرہی ہے۔"

پیش کیا ہے۔ مگر سوال پھر وہی ہے۔ کہ کیا کبھی ہمارے ان سیاسی علماء کے دل میں جو انتخابات لڑنے کے لئے "تو زمین و آسمان کے قلابے تک ملا دیتے ہیں۔ یہ خیال بھی آیا ہے۔ کہ ہم "اس عظیم الشان اور عالمگیر مذہب اخلاق کے نغمہ و شمیم کو مغربی دنیا کے گوش ہوش اور مشام جاں تک پہنچنے دیں۔ اسکی بجائے بلکہ وہ تو تلوار کی جھنکار اور بارود کی بو ہی وہاں تک پھیلانا پسند کرتے ہیں۔ پھر اگر

"ایٹم بم کے دیوتا چچا سام کا یہ فرزند ارجمند اسلام اور پیغمبر اسلام کی زندگی میں کہیں اخلاق کا نام ونشان نہیں پاتا۔ اور اسے "خون اور تلوار" کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔"

تو اس پر ناراض ہونے کا آپ کو کیا حق ہے۔ جب اس نے "اس عظیم الشان اخلاق اور عالمگیر مذہب" کے انفرادی نمونے تک نہیں دیکھے جس کے سامنے تاریخ کی وہ شہادتیں ہی پیش نہیں ہوئیں۔ جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر آج تک تاریخ پیش کرتی ہے۔ اس پر آپ کا گلہ شکوہ بیجا نہیں تو اور کیا ہے؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ نے ان نمونوں کو اور ان شہادتوں کو جنگوں اور جہاد کے غیر اسلامی تصورات اور قیاسات کے گرد و غبار میں خود چھپا رکھا ہے۔ ایک دشمن کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس بے پناہ گرد و غبار کو ہٹا کر اسلام اور پیغمبر اسلام کا حقیقی چہرہ رحمۃ للعالمین کا نظارہ کرے یا دوسروں کو نظارہ کرنے دے۔ وہ تو اس پر اور بھی گرد و غبار کی تہیں چڑھا دیگا۔

یہ کام تو علمائے اسلام کا تھا۔ کہ وہ ان عظیم الشان اخلاق کے نمونوں اور شہادتوں کو گرد و غبار سے صاف کرکے دنیا کی نمائش گاہ میں رکھتے۔ مگر ان کو تو اسلام سوا سیاست کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ ان کے کان تو تلوار کی جھنکار کے سوا کچھ سنتا اور ان کے مشام جاں تو سوا بارود کی بو کے اور کچھ سونگھنا ہی نہیں چاہتے جب اپنا یہ حال ہو۔ تو چچا سام کے فرزند ارجمند کو ایٹم بم کے دیوتا کا طعنہ کیا معنی رکھتا ہے؟

رکھنا غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف

(باقی)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۱ر دسمبر کا پرچہ "التبلیغ" شائع نہیں ہوا۔ البتہ ۲۸ر دسمبر کا پرچہ باوجود جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے انشاء اللہ ضرور شائع کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(خاکسار عبد القادر انچارج صیغہ نشر و اشاعت)

سفید و تبصرہ

ماہنامہ تریاق لاہور

یہ ایک نیا ماہنامہ ہے جو ایم اے منصور کی زیر ادارت نکلا ہے۔ شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک خطبہ درج ہے۔ جو آپ نے لیاقت علی خاں صاحب مرحوم کے واقعہ قتل کے متعلق دیا تھا۔ بعد ازاں ایک ادبی مضمون "ہم بوڑھے کیوں ہو جاتے ہیں" درج ہے۔ "تاریخ اسلام" کے عنوان کے تحت عبد الرحمٰن اموی سلطان ہسپانیہ کے حالات درج ہیں۔ بچوں کے لئے بھی ایک کالم مخصوص ہے۔

دوسرا شمارہ تمام کا تمام احراری تحریک کے متعلق ہے اور اس میں سینکڑوں حوالہ جات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ احراری ہمیشہ مسلمانوں کے لئے مار آستین بنے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ قومی مفاد سے غداری ہی کی ہے۔ پرچہ کی لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس نمبر ۸۹ لاہور م۔ ا۔ پ

مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کے متعلق ایڈیٹر صاحب "آفاق" کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ

"سیاسی امور سیاسی لوگوں پر ہی چھوڑ دینے چاہئیں اگر ملک کی اکثریت کوئی قانون بنائے تو ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اس قانون پر عمل کرے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

مدیر "آفاق" کے نام ایم۔ اے منصور صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "تریاق" لاہور کا مکتوب

ایم۔ اے منصور صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "تریاق" لاہور نے آج سے دو ہفتہ قبل جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ "آفاق" کے نام اشاعت کی غرض سے ایک خط بھیجا تھا۔ لیکن اس خط کی اشاعت بھی "آفاق" کے ایڈیٹر صاحب کو مصلحت کے خلاف نظر آئی۔ حالانکہ اگر وہ اس خط کو شائع فرما دیتے۔ تو مسلم لیگ کے خلاف خود ان کی اپنی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا۔ ایڈیٹر صاحب "آفاق" نے جیسا کہ ہم پہلے بھی واضح کر چکے ہیں۔ اپنے ۱۹ر دسمبر کے ایڈیٹوریل میں یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی تھی کہ مسلم لیگ کسی کو آزادیٔ خیال اور اظہار رائے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ یہ مسلم لیگ پر بہت بڑا بہتان ہے۔ ساتھ ہی ایڈیٹر صاحب "آفاق" نے جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا تھا۔ کہ وہ زرعی نظام میں اصلاحات کی شدت سے مخالف ہے۔ اور اس بارے میں عملاً مسلم لیگ کی مخالفت کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ امر بھی خلاف واقعہ ہے۔ ایم۔ اے منصور صاحب نے اپنے خط میں نہایت مدلل طریق پر مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ایڈیٹر صاحب "آفاق" کی پھیلائی ہوئی تمام غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے۔ اور ان پر یہ واضح کیا ہے۔ کہ وہ اپنے باطنی میلان کی وجہ سے مسلم لیگ کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور اگر انہوں نے اپنی یہ روش قائم رکھی۔ تو وہ اس قومی جماعت کو مزید نقصان پہنچانے کا موجب بنیں گے۔ خدا تعالیٰ مسلم لیگ کو ان کے قلم کی لغزشوں اور ان لغزشوں کی مضرت سے محفوظ رکھے آمین۔ ایم۔ اے منصور صاحب نے اب اس خط کی نقل ہمیں بھی ارسال کی ہے۔ جسے ہم شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

محترم ایڈیٹر صاحب "آفاق" سلام مسنون۔

آپ نے اپنے ایک ایڈیٹوریل میں مسلم لیگ کے سیاسی حریفوں کا ذکر کرتے ہوئے خواہ مخواہ جماعت احمدیہ کو بھی بیچ میں گھسیٹ لیا ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ بحیثیت جماعت یا پارٹی کے اس نے سیاست میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ ہاں عام شہری ہونے کی حیثیت میں وہ مسلم لیگ کی برابر حمایت کرتی چلی آئی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آپ مسلم لیگ کے حامیوں کو لیگ کا مخالف ظاہر کر کے لیگ کی کیا خدمت سرانجام دینا چاہتے ہیں۔ رہا یہ امر کہ امام صاحب جماعت احمدیہ نے اپنی ایک کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں زمینداری نظام کی اصلاح اور کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے ایک ایسا طریق کار پیش کیا ہے۔ جو آپ کے اپنے نظریات سے مختلف ہے۔ تو اس پر برہم ہونا اور کسی کے مذہبی منصب اور ایک خاص حلقۂ ارادت میں اسکی قدر و منزلت پر طعنہ زن ہونا آپ جیسے سنجیدہ و متین اور آزاد خیال اخبار نویس کی شان کے شایاں نہیں۔ بہرحال آزادیٔ خیال اور اختلافِ رائے کا حق آپ کو دینا چاہیئے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ عوام آپ کی سنیں اور دوسرے کی بات پر کان تک نہ دھریں۔ اور اگر آپ آزادیٔ خیال اور اظہار رائے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ تو صاف الفاظ میں کہیئے کہ آپ اس جمہوریت کے حامی نہیں ہیں۔ جس کی مسلم لیگ علمبردار ہے۔ بلکہ ذاتی طور پر آپ کی طبیعت کا میلان خالص جمہوریت کی بجائے "تشدد آمیز جمہوریت" کی طرف ہے۔

میں نے امام صاحب جماعت احمدیہ کی تصنیف "اسلام اور ملکیت زمین" کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ کہ آیا اس میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہی عین اسلام ہے۔ یا جو کچھ آپ پیش کرتے ہیں۔ وہ اسلامی نظام معیشت کے عین مطابق ہے۔ اس کتاب کے متعلق اپنے جس تاثر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کتاب کے نفسِ مضمون سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ محض مصنف کی حسن نیت اور جذبہ سے متعلق ہے۔ امام صاحب نے کتاب کی ابتداء ہی میں یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ ایک مذہبی آدمی ہیں۔ اور اسی نقطۂ نگاہ کے ماتحت انہوں نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اہل سیاست کے اپنے منصوبوں اور ارادوں میں دخل دینا ان کے پیش نظر نہیں۔ اہلِ سیاست جو کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ شوق سے کریں۔ انہیں پوری آزادی حاصل ہے۔ اور ہر شہری کا فرض ہے۔ کہ اکثریت جو قانون پاس کرے۔ وہ اس پر کما حقہٗ عمل کرے۔ ایک مذہبی آدمی کا کام تو صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو کچھ صحیح سمجھتا ہے۔ اسے پیش کر دے۔ یہ لوگوں کا کام ہے۔ کہ اس کے مشورے کو قبول کریں۔ یا رد کر کے اس سے استفادہ کی طرف مائل نہ ہوں۔ چنانچہ امام صاحب لکھتے ہیں:۔

"مسلم لیگ جس نتیجے پر پہنچی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ زمینداری اور جاگیرداری کو جلد ختم کیا جائے۔ مرکزی مسلم لیگ کے بعض ممبروں یا صوبجاتی مسلم لیگوں کے بعض ممبروں میں اگر کوئی اختلاف ہے۔ تو اس بارے میں ہے۔ کہ ان دونوں چیزوں کو کس شکل میں ختم کیا جائے۔ یعنی کتنی زمین کسی کے پاس رہنے دی جائے۔ یا کتنی قیمت کسی کو دی جائے۔ لیکن اس پر سارے متفق ہیں۔ کہ زمینداری اور جاگیرداری کو ختم کرنا چاہیئے۔ جہاں تک حکومت کے نمائندوں کے فیصلہ کا تعلق ہے۔ مجھے اس پر بحث کرنے کی نہ ضرورت ہے۔ نہ میں اس کا اہل ہوں۔ کیونکہ سیاسی امور سیاسی لوگوں پر ہی چھوڑ دینے چاہئیں۔ اگر ملک کی اکثریت کوئی قانون بنائے۔ تو اقلیت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس پر عمل کرے۔ ہاں اگر مناسب سمجھے۔ تو آئینی طریقوں سے اس کے بدلوانے کی کوشش کرے۔ پس جہاں تک قانون کا سوال ہے۔ ایک پاکستانی شہری ہونے کے لحاظ سے مجھے حق تو پہنچتا ہے کہ میں اس پر رائے زنی کروں۔ لیکن بوجہ ایک مذہبی آدمی ہونے کے میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسئلہ کے اس حصے کو میں سیاسی لوگوں پر ہی چھوڑ دوں۔ مگر ایک بات ایسی ہے۔ جس کے متعلق خاموشی کو میں جائز نہیں سمجھتا۔ اور وہ یہ کہ اسلام کے نام پر کوئی ایسی بات کہی جائے جو اسلام سے ثابت نہ ہو۔ اگر ایسا ہو۔ تو ہر مذہبی آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس وقت اسلام کی تعلیم کو واضح کر دے۔ اس وضاحت کو ماننا یا نہ ماننا دوسرے آدمی کا کام ہے۔ لیکن اس کا واضح کر دینا ہر ایک مذہبی آدمی کا کام ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے۔ تو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے وہ جواب دہ ہوگا۔"

(اسلام اور ملکیت زمین صفحہ ۱۱، ۱۲)

میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس قسم کے مخلصانہ مشورے پر اتنے غیظ و غضب کا کیوں اظہار کیا جائے۔ اور کیوں ایسی ہستیوں کے بارے میں جو ایک خاص طبقۂ خیال کے لوگوں کے نزدیک قابل احترام ہیں۔ دل آزاری کا طریق اختیار کیا جائے۔ میرے نزدیک آپ نے اس ایڈیٹوریل میں اپنی روش سے ہٹ کر اپنے اختیارات کے استعمال میں تصرف بے جا سے کام لیا ہے۔ اور مسلم لیگ کی خدمت انجام دینے کی بجائے یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مسلم لیگ ان سیاسی جماعتوں ہی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جو سیاست کے میدان میں اس کی حریف ہیں۔ بلکہ وہ سیاست سے کنارہ کش لوگوں کو اتنی آزادیٔ خیال اور اظہار رائے کی اجازت بھی دینا نہیں چاہتی۔ کہ وہ بعض مسائل کے بارے میں مخلصانہ مشورہ دے سکیں۔ اور پھر اس بات کے منتظر نہ رہیں۔ کہ آیا ان کا مشورہ قبول بھی کیا جاتا ہے یا نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ یقیناً مسلم لیگ اس روش پر گامزن نہیں ہے۔ اور اس کے متعلق یہ اثر ڈالنا خود اس کے حق میں سراسر زیادتی ہے۔

(ایم۔ اے۔ منصور)

بعض کتب حضرت مسیح موعودؑ کی ضرورت

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب انجام آتھم ایڈیشن اول کی کچھ عرصہ کے لئے ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست عاریۃً اسے عنایت فرما سکتے ہوں۔ تو ان کی یہ پیشکش شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

(۲) حیفا مشن کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی اخر الزمان کے عربی ترجمہ کے لئے گذشتہ سال الفضل میں کے ذریعہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اگر کوئی دوست اس کتاب کا عربی ترجمہ فرما دیں۔ تو ان کی یہ خدمت جہاں بجائے خود ایک اہم خدمت دینی ہوگی۔ وہاں انکی خدمت میں جذبات تشکر کے ساتھ کچھ انعام بھی پیش کیا جائیگا۔ اب پھر اس امر کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی دوست اس فریضہ کو انجام دے سکیں۔ تو یہ امر عربی ممالک میں ہماری تبلیغ کے لئے بہت مفید قدم ہوگا۔ اور یہ خدمت قدردانی کے ساتھ قبول کی جائیگی۔

(وکیل التبشیر)

پتہ مطلوب ہے

عبدالحمید صاحب سعید حیدرآبادی جو نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی میں اکونٹنٹ تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر یہ اعلان وہ پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین کوئی انجمن ہو سکتی ہے

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے، تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

> **جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسکو مٹا دیتا ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)**

غیر مبایعین کا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد انجمن کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ اور کہ کسی فردِ واحد کی خلافت سلسلہ احمدیہ میں جائز نہیں۔

صفحات ذیل میں ہم غیر مبایعین کے اس دعوے کی حقیقت پر روشنی ڈالیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

غیر مبایعین کے اس دعویٰ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پر مبنی ہے کہ:۔

"چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں"

(قاعدہ ۱۳ ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت)

غیر مبایعین کے نزدیک "اس سے زیادہ صاف الفاظ کوئی نہ ہو سکتے تھے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا منشاء ظاہر فرماتے۔ ساری وصیت میں کسی شخص واحد کو اپنا جانشین قرار دینا تو ایک طرف رہا۔ اشارہ تک بھی نہیں۔ بلکہ ساری عبارت صاف بتاتی ہے۔ کہ آپ کے ذہن میں کوئی فردِ واحد خلیفہ یا جانشین نہ تھا۔ اور یہاں تو جس قدر وضاحت امکانی طور پر ہو سکتی تھی۔ یہ کہہ کر کر دی۔ کہ انجمن ہی خدا کی مقرر کردہ خلیفہ یعنی مسیح کی جانشین ہے" (رسالہ پیغام صلح ۲۴ ... ء)

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے کہ "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے" اور کہ (۲) ساری وصیت میں کسی شخص واحد کو جانشین قرار نہیں کیا گیا۔

انجمن کی ابتداء: یاد رکھنا چاہیئے کہ "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے" کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے تین برس پہلے استعمال فرمائے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی...... میں ہی اس انجمن نے کام شروع کر دیا تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہوتے ہوئے کسی انجمن کی خلافت کا صرف یہ مقصد ہو سکتا ہے۔ کہ مفوضہ امور میں حضور علیہ السلام کی نیابت کرے۔ اور یہ عبارت حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد شخصی خلافت کے راستہ میں روک نہیں ہو سکتی۔ اصل خلیفہ وہی ہو گا۔ جس کی ضرورت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد محسوس ہوتا۔ وہ اس کام کو پورا کرے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زندگی میں کیا کرتے تھے۔ جس انجمن کو حضور نے اپنا جانشین قرار دیتے ہیں۔ اس انجمن کے سپرد صرف روپیہ کا انتظام تھا۔ چنانچہ انجمن کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں ـــــ "انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا۔ اس کو اختیار نہیں ہوگا۔ کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے" (صفحہ ۲۲ ضمیمہ الوصیت)

اور یہاں بھی "سلسلہ احمدیہ" کا ذکر کرکے انجمن کے اختیارات کو محدود فرمایا۔ کیونکہ "سلسلہ احمدیہ" کسی پیشرو کو چاہتا ہے۔ جیسا کہ سندوؤں سے معاہدہ کرنے اور اس کے نقض عہد کی صورت میں خود حضور علیہ السلام نے فرمایا۔!

"ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے" (رسالہ پیغام صلح)

پس یہ مسلم حقیقت ہے۔ کہ انجمن تو دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں صرف امور مفوضہ میں جانشینی تھی۔ اور یہ جانشینی حضرت اقدسؑ کی زندگی میں ہی شروع ہو چکی تھی۔ اور اس کے وجود میں آنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے منصب اور مقام میں فرق نہیں آتا۔ اور اس انجمن کے ہوتے ہوئے بھی حضور علیہ السلام کی ضرورت قائم اور مسلم ہے۔ اور اس میں انجمن کے دائرہ اختیارات اور حضور کے مقابلہ میں اس کی اصلی حیثیت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے

انجمن اور جانشینی کا مفہوم

پھر یہ انجمن جسے "خلیفۃ المسیح" کا درجہ دیا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ یعنی حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خلیفہ ہوتے وقت بھی موجود تھی اور اگر فی الحقیقت اس "قرطاس" کا وہی مطلب تھا۔ جو اس وقت لیا جا رہا ہے۔ تو اس وقت اس انجمن کے ممبروں یا قوم کے دیگر افراد نے جو اس تحریر کا صحیح مطلب سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر کیوں یہ آواز نہ اٹھائی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا انتخاب الوصیت کے منشاء کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اور کہ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل جانشین (ممبران انجمن) موجود ہیں۔ تو کسی واحد شخص کو جانشین بنانے کی کیا ضرورت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تمام جماعت کا اس امر پر متفق ہو جانا۔ کہ آپ کے بعد حضرت مولوی نور الدین رضؓ کو حضور کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا جائے۔ اس امر پر فعلی شہادت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے شخصی خلافت کا بطلان نہیں ہوتا۔ بلکہ جماعت کا اس خلافت پر اجماع اس کی ضرورت اور صداقت کی ایک ناقابل تردید دلیل ہے۔ انجمن کے "بزرگ اراکین" کا فردِ واحد کو خلیفہ چن لینا اس مسئلہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے بہت کافی ہے۔ اس وقت انہی لوگوں نے اعلان کیا کہ:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی..... بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا" (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے انتخاب کی خبر بدیں الفاظ شائع کی گئی ہے:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے۔ جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالیٰ نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر دیا۔ اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدسؑ کو دفن کیا جاتا۔ تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی" (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

ایک نبی اور مامور من اللہ کی امت کا کبھی ضلالت اور گمراہی پر اجماع نہیں ہو سکتا۔ اور صحابہ کی جماعت کا ایک فرد واحد کے ہاتھ پر بیعت کرکے اُسے اپنا امام اور پیشرو منتخب کر لینا بتلاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت سے مراد شخصی خلافت ہی ہے۔ نہ کہ انجمن کی خلافت۔ اور انجمن کے ہوتے ہوئے کسی فرد واحد کا خلیفۃ المسیح کہلانا الوصیت کے منشاء کے عین مطابق ہے۔!

انجمن اور خلیفۃ المسیح اول رضؓ

اب یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اگرچہ تمام جماعت نے تو حضرت مولوی صاحب رضؓ کو خلیفۃ المسیح چن لیا۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضؓ کے اپنے نزدیک خلافت کا وہی مفہوم ہو۔ جو اب منکرین خلافت بیان کر رہے ہیں "جمہوریت" اور "حریت" پسند طبقہ کی طرح انجمن کو ہی اصل خلیفۃ المسیح قرار دیتے ہوں۔ اور اپنی خلافت کو انجمن کا رہین منت سمجھتے اور اپنے پر اُسے فوقیت دیتے۔ اپنا مطاع قرار دیتے ہوں۔ اور اپنی خلافت کو انجمن کی مرضی کے تابع خیال کرتے ہوں۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضؓ نے یہ وسوسہ بھی نہیں رہنے دیا۔ بلکہ فرمایا کہ:۔

"جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحبؑ کے بعد خلیفہ کیا"

(اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

اور کہ:۔ "اگر کوئی کہے۔ کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

بلکہ آپ نے ساتھ ہی عزل خلفا کا مسئلہ بھی حل کر دیا۔ فرمایا:۔

"پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ فرمایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

جماعت کے اسی شیرازہ اور وحدت کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کیا ہے۔ اور اپنی جماعت اور دیگر مسلمانوں میں اسی تعلق کو مابہ الامتیاز قرار دیا ہے اور جماعت کے لئے ایک خلیفہ اور امام واجب الاطاعت ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ ہماری جماعت سے باہر ہیں۔ دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں۔ جو اُن کے نزدیک واجب الاطاعت ہو" (رسالہ پیغام صلح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسئلہ خلافت

اب یہ وہم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء یہ ہو۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ چونکہ علم و فضل میں تمام جماعت میں بڑے ہیں۔ آپ کے سامنے تو ساری قوم جھک سکتی ہے۔ آپؓ کے بعد جماعت میں کوئی ایسا شخص نہیں۔ جو قلوب پر حکومت کر سکے۔ اس لئے حضرت مولوی صاحبؓ کے بعد شخصی خلافت کا سلسلہ ختم کرکے انجمن کو ہی اپنا جانشین مقرر کر لیا جائے۔ لیکن ذیل کی تحریرات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خلافت مختص الاشخاص یا وقت نہیں ہوگی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ

ہی ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے۔ اور یہ کوئی مکان کی حدود سے آزاد ہو۔ کیونکہ الہٰی سلسلے شخصیتوں کے محتاج نہیں ہوا کرتے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹا دیتا ہے۔"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

نیز فرمایا:۔

"ثم یسافر المسیح الموعود و خلیفۃ من خلفائہ الی الارض دمشق (حمامۃ البشریٰ ص۳۷)

پھر مسیح موعود یا آپ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔"

پھر فرمایا:۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۱۳)

اسی پر ہی بس نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ نے یہاں تک فرمایا کہ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور خلفاء کا مقام

"یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔"

(اخبار بدر ۴۔ جولائی ۱۹۱۲ء)

نیز کہا۔

"خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔"

(پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۲۴ء)

یہی نہیں۔ بلکہ آئندہ کے متعلق عقلاًت بھانپ کر حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی جو آپ کے دل میں قدر تھی۔ اور جس قدر آپ ان کو اس مقام کا اہل سمجھتے تھے۔ اس کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے اس ارشاد سے "میں جانتا تھا۔ کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اسی واسطے ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔" (بدر ۲۲ جون ۱۹۱۲ء)

نیز اس عارف باللہ نے آئندہ ہونے والے خلیفہ کو کشف میں دیکھا۔ اور چھوٹی عمر میں خلیفہ بنتے دیکھا۔ اور فرمایا:۔

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحؒ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

وہ بھلائی اور مصلحت کی بات بروقت انتباہ تھا۔ کہ دیکھنا اس خلیفہ کی خلافت کا محض اسے "بچہ" سمجھ کر انکار نہ کر دینا۔ مگر ہائے افسوس کہ غیر مبایعین نے اس نکتہ سے فائدہ نہ اٹھایا۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

"تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئیگا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا۔ وہ اس سے معاملہ کرے گا۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

اور کہ "جب میں مر جاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا۔" (ایضاً)

چنانچہ وہ کھڑا ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ اس کو کھڑا کیا۔ بعینہ اس طرح جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کیا تھا۔

"اور اس کا فرمان ہمارے لئے ایسا ہی واجب الاطاعت ہے۔ جیسا کہ حضرت مولوی صاحب اور حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان تھا۔"

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو یہ پوزیشن ہم نے انہیں ان ممبران انجمن کے تتبع میں دی جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے ممبر تھے اور آج خلافت کے منکر ہیں۔

خلاصۂ کلام!

پس معلوم ہوا۔ کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو واجب الاطاعت خلیفہ مانتے ہیں۔ الوصیت یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی اور تحریر مانع نہیں۔

جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کیلئے دینی نصاب

نظارت تعلیم و تربیت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جماعت کے مردوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر جماعتوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے دینی نصاب رکھے جائیں۔ وہ نصاب مردوں اور عورتوں کو پڑھائے جائیں۔ اور یاد کرائے جائیں۔ مردوں کی تعلیم کا انتظام جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تعلیم و تربیت کریں۔ اور مستورات کی تعلیم کا انتظام مقامی جماعت کی لجنہ کی صدر اور سیکرٹری کریں۔ اس طرح مقررہ نصاب۔ مقررہ وقت میں ختم کرایا جائے۔ اور مرکز میں رپورٹ بھجوائی جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق پہلا نصاب جنوری ۱۹۵۲ء کے لئے خیال کیا جاتا ہے۔ جو جنوری میں ختم کرایا جائے۔ اور فروری کے پہلے ہفتہ میں امتحان لیکر نتیجہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیجائے۔

دینی نصاب (۱) کلمہ طیبہ مع ترجمہ اور عقائد اسلام

(۲) نماز سادہ اور نماز با ترجمہ

(ناظر تعلیم و تربیت)

انسپکٹر بیت المال کی ضرورت

نظارت بیت المال میں انسپکٹران کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے میٹرک یا مولوی فاضل امیدوار ان کی ضرورت ہے۔ جو حسابات کی پڑتال کے علاوہ تقریر کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہوں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کا شوق رکھنے والے احباب کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ مقامی جماعت ۱۵/۱ ۵۲ تک دفتر بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ایک سال امتحانی زمانہ ہوگا۔ جس میں ۵۰ روپے ماہوار تنخواہ معہ/۱۰ روپے گرانی الاؤنس کل/۶۰ روپے علاوہ ٹریولنگ الاؤنس ملے گا۔ اور دوران سفر میں سفر خرچ مطابق قواعد صدر انجمن احمدیہ ملے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں ۸۰۔۳۔۵۰ کے گریڈ میں مستقل کر دیا جائیگا۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کے انتخاب کے متعلق ضروری وضاحت

اس سے قبل یہ طریق رائج تھا۔ کہ دسمبر میں انتخابات ہوتے تھے۔ اور دفتر مرکزیہ سے دسمبر میں ہی منظوری بھجوا دی جاتی تھی۔ اور قیادت تبدیل ہو جاتی تھی۔ لیکن اب دستور اساسی کے قاعدہ ۲۲ کے تحت نئے عہدیداران فروری سے اپنا کام شروع کریں گے۔ مرکز سے انتخاب کی منظوری ابھی بھجوائی جا رہی ہے۔ لیکن قیادت یا زعامت کی تبدیلی یکم فروری سے ہوگی۔

یعنی مرکز سے صرف منظوری بھجوائی جا رہی ہے تا نئے عہدیداروں کو کام سمجھنے کے لئے وقت مل جائے۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حیف اور امور ہیں۔ جن کا اظہار انجمن کی خلافت اور اس کے مزعومہ مقام کا ڈھونگ رچا کر کیا جا رہا ہے۔ خلافت کا مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال اور تعامل سے واضح ہے۔ اور غیر مبایعین کا یہ دعویٰ کہ شخصی خلافت کی سند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے نہیں ملتی۔ محض ایک بے بنیاد دعویٰ ہے۔

جلسہ سالانہ پر آپ کو اپنے ہمراہ کیا لانا ہے

(۱) اس سال کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ مطابق بجٹ ۱۰۰ فیصدی

(۲) بقایا لازمی چندہ جات حصہ آمد و چندہ عام

(۳) اپنی زیادہ سے زیادہ پس انداز رقم صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت جمع کرنے کیلئے۔

(۴) اپنی جماعت کے چندہ جات کی ادائیگی کا مکمل حساب تاکہ آپ دفتر بیت المال کے تیار کردہ نقشہ جات سے مقابلہ کر سکیں

(۵) بقایا داران و نادہندگان افراد جماعت کی فہرست

(۶) صاحب نصاب احباب کی فہرست اور ان سے زکوۃ کی وصولی کا حساب

نوٹ:- اس وقت تدریجی بجٹ آمد میں قریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی کمی ہے۔ جسے احباب نے جلسہ سالانہ پر ضرور پوری کرنا ہے۔

(نظارت بیت المال)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کا پروگرام

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام درج ذیل ہے احباب کو چاہیئے کہ وقت معینہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

(۲) جماعتوں کے سامنے جو وقت دیا گیا ہے وہ اس تعداد کے مدنظر ہے۔ جو گذشتہ سال ملاقات کرنے والوں کی تھی۔ افراد کی کمی یا بیشی کے ساتھ وقت میں کمی یا بیشی ہوتی رہے گی۔

(۳) جو جماعت مقررہ وقت پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اسکو ۲۹ فتح ۱۳۳۰ھش مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

(۴) مقررہ وقت کی پابندی (یہ وقت ترتیب دیتے وقت بھی بتایا جائے) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۵) ملاقات صبح ۸ بجے اور شام کو ۷ بجے شروع ہوا کرے گی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

پروگرام حسب ذیل ہوگا:

۲۶ دسمبر صبح

جملہ جماعت ہائے جھنگ شہر و ضلع	۲۰ منٹ
" " سیانوالی	۴ "
" " مظفرگڑھ	۵ "

۲۶ دسمبر شب

جملہ جماعت ہائے سرگودھا شہر و ضلع	۴۵ "
" " ڈیرہ غازیخاں "	۱۰ "
" " گوجرانوالہ "	۱ گھنٹہ
" " منٹگمری "	۴۰ منٹ

۲۷ دسمبر صبح

جملہ جماعت ہائے لاہور شہر و ضلع	۴۵ منٹ
" ریاست بہاولپور	۱۵ "

۲۷ دسمبر شب

آزاد کشمیر	۱۵ منٹ
جملہ جماعت ہائے صوبہ سرحد	۴۵ "
بیعت	۲۰ "
سیالکوٹ شہر و ضلع	سوا گھنٹہ

۲۸ دسمبر صبح

راولپنڈی شہر و ضلع	۳۰ منٹ
بیعت	۱۰ "
جہلم شہر و ضلع	۱۵ "
اٹک ضلع کیمبلپور	۵ "

۲۸ دسمبر شب

کراچی	۳۰ منٹ
صوبہ سندھ	۳۰ "
بیعت	۱۵ "
کوئٹہ	۱۰ "
بلوچستان	۱۰ منٹ
ملتان شہر و ضلع	۳۵ "
شیخوپورہ	۲۵ "

۲۹ دسمبر صبح

گجرات شہر و ضلع	ایک گھنٹہ
بیعت	۱۵ منٹ
لائلپور شہر و ضلع	۱½ گھنٹہ
ایسٹ پاکستان	۵ منٹ
ہندوستان	۵ "
ممالک بیرون	۵ "

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۹/۱۲/۵۱ ریکروٹنگ آفیسر صاحب فوجی بھرتی کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں لہذا احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ بھرتی ہونے کی کوشش کریں۔ بھرتی ریلوے اسٹیشن پر ہوگی۔

جو دوست بھرتی ہونا چاہیں۔ ان کے کوائف مندرجہ ذیل ہونے چاہئیں:۔

نئے جوان۔ قد ۵ فٹ ۶ انچ چھاتی ۳۲، ۳۴ انچ وزن ۱۲۱ پونڈ عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال کے درمیان۔ تعلیم کم از کم چار جماعت یا اس سے زیادہ۔ چال چلن اچھا ہو۔

بچے۔ قد ۵ فٹ ۳ انچ چھاتی ۳۰، ۳۱ انچ وزن ۱۰۵ پونڈ عمر ۱۵ سال اور ۱۶ سال کے درمیان تعلیم چھ جماعت پاس سکول سرٹیفکیٹ بوقت بھرتی ساتھ لایا جائے۔ والد یا سرپرست کی رضامندی ضروری ہے سکول سرٹیفکیٹ اور والدین کی رضامندی کے بغیر کوئی بچہ بھرتی نہیں کیا جائے گا۔

سابقہ سپاہی۔ عمر ۴۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ ڈسچارج سرٹیفکیٹ اور پنشن سرٹیفکیٹ (اگر ہو) بوقت بھرتی ساتھ لایا جائے۔ چال چلن اچھا ہو۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اسرائیل کی حمایت کی وجہ سے عرب امریکہ سے بدظن ہو چکے ہیں

نیویارک ۱۲ دسمبر۔ "نیویارک ٹریبیون" کے نامہ نگار خصوصی نے حال ہی میں بغداد سے یہ لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے تقریباً ہر غیر جانبدار مبصر کا اس رائے سے اتفاق ہے کہ عرب ممالک کو مضبوط بنانا چاہیئے ــــ مشرق وسطیٰ کی سیاسی صورت حال کی پیچیدگیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کا کہنا ہے۔ کہ ان میں سب سے زیادہ پریشان کن عنصر اسرائیل اور عرب ممالک کے باہمی تعلقات ہیں

وہ رقمطراز ہیں کہ ہر طبقہ کے عرب واقعی اسرائیل کی مملکت سے خائف ہیں۔ جذباتی طور پر تمام عربوں کو اس کا یقین ہے کہ جلد یا بدیر اسرائیل امریکہ کی مدد سے عالم عرب کو فتح کر کے اس پر حکومت کرنے کی کوشش کرے گا ــــ بظاہر ۴ کروڑ ۲۰ آدمیوں کا پندرہ لاکھ آدمیوں سے خائف رہنا مہمل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ خوف حقیقی ہے۔ اور بالکل قابل فہم نہیں ہے۔ اسلئے کہ اسرائیل بھی مشرق وسطیٰ کے ہر دوسرے ملک کی طرح قوم پرستانہ جذبات کا حامل ہے۔ اور خود اسرائیلی فوجی لیڈروں کو اس کا یقین ہے . . . .

. . کہ اسرائیلی فوج اگر چاہے تو دمشق پر چڑھائی کر سکتی ہے۔ اور اسکے دوسرے دن قاہرہ سے اس قدر قریب پہنچ سکتی ہے۔ جہاں تک جانے کی انگریز اسے اجازت دیں ــــ بہرحال عربوں کے اندیشے منطقی ہوں یا نہ ہوں لیکن ان کی موجودگی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ عرب اسرائیل کو ایک مہلک خطرہ تصور کرتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے یہ عزم کر لیا ہے کہ آج یا کل کسی نہ کسی طرح وہ اس خطرہ کو دفع کر کے چھوڑیں۔ (اسٹار)